www.KitaboSunnat.com

التفسیر والتعبیر

مولانا عزیز زبیدی وار برٹن

سُورۃ بقرہ

(قسط ۹)

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ[1] اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا ؕ

یہ ایک واقعہ ہے کہ اللہ کسی مثال کے بیان کرنے میں (ذرہ بھی) نہیں جھینپتا (چاہے وہ مثال) مچھر کی ہو یا اس

وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ[2] اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ ۚ وَاَمَّا

سے بھی بڑھ کر (کسی اور حقیر چیز کی) اسو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو یقین رکھتے ہیں کہ یہ (مثال بالکل) ٹھیک ہے

---

[1] لَا یَسْتَحْیٖ (نہیں جھینپتا، نہیں شرماتا)

عرب کے خانہ ساز الٰہ اور اصنام کی بے بسی اور بے کسی کا نقشہ کھینچتے ہوئے حق تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ ؕ وَ اِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝

(پ۱۷ ۔ الحج ۔ ع ۱۰)

"خدا کے سوا جن کو تم پکارتے ہو (وہ تو) ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکتے، اگرچہ اس کے لیے وہ سب کے سب اکٹھے (ہی کیوں نہ) ہو جائیں۔ اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو اس کو اس سے چھڑا (بھی) نہیں سکتے (دیکھیے) بودے یہ (بت) ہیں جو (مکھی کے) پیچھے بھاگیں (اور اس کو پکڑ نہ سکیں) اور (کیسی) بودی (یہ بے چاری مکھی) جس کا پیچھا کیا جائے (اور پھر بھی ہاتھ نہ آئے)"

دوسری جگہ بتایا کہ ان کی مثال تارِ عنکبوت (مکڑی کے جالے) کی ہے۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا (پ۲۰۔ عنکبوت ع ۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات، پتے کی بات تھی اور نہایت معنی خیز بھی، اگر وہ دیانت داری کے ساتھ سوچتے تو ہوش میں آنے کے لیے کافی تھی، لیکن ناس ہو ہٹ دھرمی، اوہام پرستی اور کج بینی کا کہ الٹے اور ہی الٹے چلے کہنے لگے کہ: مسلمانوں کا خدا بس مکھیاں ہی مارتا رہتا ہے، خدا کو خدا ہو کر مکھیوں مچھروں کی ہی مثالیں سوجھتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا، اس میں شرمانے کی کون سی بات ہے، اگر میری نسبت سے دیکھو تو پھر بھی بجا ہے، کیونکہ میرے لیے جب ان کو پیدا کرنا برا نہیں تو ان کا نام لینا کیوں برا ہوگا؟ مگر باطل معبودوں کو سامنے رکھا جائے تو بھی ان کی بے بسی اور بے کسی کے اظہار کے لیے اس سے بہتر اور معنی خیز طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ نیز فرمایا، آپ تو مچھروں کی مثال پر سیخ پا ہو رہے ہیں اگر اس سے بھی کسی کمزور ترشے کا ذکر کر دیا جائے تو بھی بے محل نہ ہوگا بلکہ اس سے بتوں کی صحیح پوزیشن اور صورت حال کے سمجھنے کے لیے اور مدد ملے گی۔ (فَمَا فَوْقَهَا)

۲۔ فَيَعْلَمُونَ اَنَّهُ الْحَقُّ (تو وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ بالکل ٹھیک اور حق ہے) حق تعالیٰ کے سلسلے میں قلبی طمانیت، خشوع وخضوع اور تسلیم ورضا شرط ایمان ہے اور صرف وہی ایمان رنگ اور برگ وبار لاتا ہے جو مندرجہ بالا اقدار کی اساس پر قائم ہوتا ہے، اس لیے بندۂ مومن کے سامنے جب حق تعالیٰ کی بات آجاتی ہے تو وہ سچی پیاس کے ساتھ اس کی طرف لپک پڑتا ہے فَيَعْلَمُونَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ میں اسی عظیم حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم نے مسلم کی اس کیفیت کو مختلف انداز میں ذکر کیا ہے۔

خشوع وخضوع اور بڑھ جاتا ہے | وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ (پ ۱۵۔ بنی اسرائیل۔ ع ۱۲)

جب ان کے روبرو (قرآنی آیات کی) تلاوت کی جاتی ہے تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے۔ واقعی ہمارے رب کا وعدہ پورا ہوتا ہی تھا اور ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں (سجدے میں) روتے رہتے ہیں اور قرآن کی وجہ سے ان کی عاجزی (اور) زیادہ ہو جاتی ہے۔

اس میں کتنا سوز ہے، تسلیم ورضا کی کیا کیفیت ہے اور رب کے حضور کس قدر والہانہ انداز میں وہ تڑپتے ہیں؟ آپ کے سامنے ہے۔

شدید مزاحمت کے باوجود | نفس وطاغوت کی شدید مزاحمت کے باوجود، ایمان ان کا گھٹتا نہیں اور نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھتا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا (پ - المدثر ع)

"اور ان کی گنتی (بھی) اس غرض سے ٹھہرائی ہے کہ جو لوگ منکر ہیں ان کو اور زیادہ پریشانی ہو (اور) تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور جو مسلمان ہیں، ان کا ایمان اور زیادہ ہو"

ذکر تھا کہ دوزخ پر ۱۹ فرشتے تعینات ہیں، کیوں؟ کچھ خبر نہیں، بس اس پر منکر تو انکار میں اور تیز ہو گئے اور جو مسلمان تھے، ان کا ایمان اور بڑھ گیا۔ اپنا اپنا ظرف اور اپنا اپنا نصیب۔

ان کی عید ہو جاتی ہے | نزولِ وحی بارانِ رحمت ہے، مگر جب سمجھے چنانچہ جب کوئی سورت نازل ہوتی تو مسلمانوں کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور ان کے لیے وہ دن یوم عید ہو جاتا۔ یوم غم وہ مناتے ہیں جو بدعملی میں مگن، جو سیر الی اللہ میں مصروف رہتے ہیں وہ تو چشم براہ رہتے ہیں کہ رب کا سندیسہ پھر کب آئے گا؟

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (پ - توبہ ع)

اور جس وقت کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے سے پوچھنے لگتے ہیں کہ بھلا اس (سورت) نے تم میں سے کسی کا ایمان بڑھا دیا؟ سنیے جو مومن ہیں، اس نے ان کا ایمان بڑھایا اور وہ خوشیاں مناتے ہیں"

پکے اور سچے مسلمان | إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا (پ - الانفال ع)

(سچے) مسلمان تو بس وہی ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب آیاتِ الٰہی ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ ہر حال میں اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں، جو نماز پڑھتے ہیں اور اس میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے ان کو روزی دی ہے۔ یہی پکے اور سچے مومن ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ آیاتِ الٰہی سن کر جن کا ایمان تازہ اور زیادہ ہوتا ہے، وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ پر غیر متزلزل یقین اور اعتماد رکھتے ہیں، نمازیں قائم کرتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ میں پیش پیش رہتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے کٹھن منزل میدانِ کارزار ہے، جب یہ پیش آجاتی تو حرارت	خطرات میں اور نکھر تے ہیں

ایمانی اور دو آتشہ ہو جاتی اور اپنے آپ کو پورا پورا خدا کے حوالے کر دیتے۔ چنانچہ جب غزوہ احزاب پیش آیا تو کہا۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (پ۲۱۔ احزاب ع۳)

اور جب سچے مسلمانوں نے فوجیں دیکھیں، (تو) بولے، یہ تو وہی (موقع) ہے جو خدا اور اس کے رسول نے ہمیں پہلے بتا رکھا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اس سے ان کا ایمان اور تسلیم و رضا کی کیفیت اور زیادہ ہو گئی۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ۔ (پ۲۶۔ الفتح ع۱)

وہ (خدا) ہی تو تھا جس نے مسلمانوں کے دلوں میں طمانیت نازل فرمائی تاکہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ اور ایمان زیادہ ہو۔

اگر دشمن ان کو ڈرانے اور ہراساں کرنے کے لیے کوئی کوشش کرتے تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا اور اللہ پر پہلے سے زیادہ بھروسہ کرنے لگتے

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (پ۴۔ آل عمران ع۱۸)

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جن کو لوگوں نے (آکر) خبر دی کہ (مخالف) لوگوں نے تمہارے (ساتھ لڑنے کے) لیے (فوج کی) بڑی بھیڑ جمع کی ہے۔ (ذرہ) ان سے ڈرتے رہنا تو (ڈرنے کے بجائے) ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور بول اٹھے کہ ہم کو اللہ کافی ہے۔

اصل قصہ یہ ہے کہ: جب مشکل گھڑی پیش آجاتی ہے تو عموماً وہی ہستی یاد آتی ہے جس سے حسنِ ظن، پیار اور جس پر پورا پورا اعتماد ہوتا ہے۔ جیسے بچہ ڈر کے موقع پر جب پناہ ڈھونڈتا ہے، تو ماں ہی کی پناہ لیتا اور آغوشِ رحمت ڈھونڈتا ہے۔ چونکہ سب سے زیادہ ان کو خداوند تعالیٰ سے تعلق تھا اس لیے جب ڈرانے دھمکانے کی باتیں ہوتیں تو وہ اپنے خدا کی طرف لپکتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا

(اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ) ان کے پروردگار کی طرف سے ہے اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس (ذلیل) مثال کے

سلہ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ (رہاں جو منکر ہیں) ہر وہ آیت جو نازل ہوتی، اس کا وہ انکار کرتے، اس لیے یکے بعد دیگرے انکار کی وجہ سے ان کے کفر و طغیان میں اضافہ ہی ہوتا رہتا تھا۔ قرآن حکیم نے ان کی اسی کیفیت کو یوں بیان فرمایا ہے۔

کفر و طغیان | وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا (پ۶۔ مائدہ ع)

(تو یہ قرآن) جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کے زیادہ ہونے کا ضرور باعث ہو گا۔

نفرت | وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّکَّرُوْا ۭ وَمَا یَزِیْدُھُمْ اِلَّا نُفُوْرًا (پ۱۵۔ بنی اسرائیل ع)

اور ہم نے اس قرآن میں (لوگوں کو) طرح طرح سے سمجھایا تاکہ یہ لوگ (کسی طرح سمجھیں، مگر اس سے ان کی نفرت ہی بڑھی۔

بڑی سرکشی | وَنُخَوِّفُھُمْ فَمَا یَزِیْدُھُمْ اِلَّا طُغْیَانًا کَبِیْرًا (پ۱۵۔ بنی اسرائیل ع)

اور ہم ان کو (طرح طرح سے) ڈراتے ہیں لیکن ہمارا ڈرانا اس کی سرکشی کو اور زیادہ کرتا ہے۔

قرآن کے ساتھ ان کا معاملہ | جب کوئی سورت نازل ہوتی تو وہ جیسی کچھ حرکتیں کرتے، نہایت عامیانہ ہوتیں مثلاً کہتے ۔ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا (پ۲۹۔ المدثر ع)

ایسی مثال بیان کرنے میں خدا کی کون سی غرض (اٹکی پڑی) تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ نَّظَرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ ۭ ھَلْ یَرٰىکُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ (پ۱۱۔ توبہ ع۱۶)

اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے، ان میں سے ایک کی طرف ایک دیکھنے لگتا ہے پھر (یہ کہہ کر کہ) کہیں تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں! (اٹھ کر) چل دیتے ہیں۔ (یہ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے کیا پھرے) اللہ نے ان کے دلوں کو (دینِ حق سے) پھیر دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو مطلق سمجھ نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ

بیان کرنے میں خدا کی کون سی غرض (اٹکی پڑی) تھی، ایسی ہی مثال سے خدا بہتیوں کو گمراہ کرتا ہے اور ایسی ہی مثال

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ (پ۱۱ - یونس ع۲)

جب ہمارے واضح احکام ان کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو جن لوگوں کو ہم سے ملاقات کی امید نہیں وہ فرمائش کرتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسی میں (کچھ) رد و بدل کر دو۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۔ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۔ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۔ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً (پ۲۹ - المدثر ع۲)

ان لوگوں کو کیا (بلا مار گئی) ہے کہ نصیحت (قرآن) سے (اس طرح) روگردانی کرتے ہیں گویا کہ وہ (جنگلی) گدھے ہیں (اور) شیر (کی صورت) سے بدک بھاگتے ہیں بلکہ ان کے تو یہ ارادے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص کو (قرآن کے بجائے) کھلے ہوئے صحیفے دیے جائیں۔

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (پ۷ - الانعام ع۳)

منکرِ قرآن کہتے ہیں کہ قرآن (میں رکھا ہی کیا ہے اس میں) تو صرف اگلوں کی کہانیاں اور قصے ہیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ (ایضاً)

اور یہ لوگ قرآن (کے سننے) سے دوسروں کو روکتے ہیں اور (آپ بھی) اس سے بھاگتے ہیں۔

منکرینِ حق کی یہ سرکشی اور چالیں ہیں، جن کی پاداش میں ان کے دل کا کوڑھ بڑھتا ہی گیا ہے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ (توبہ رکوع ۱۶)

اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے تو اس (سورت) نے ان کی (پچھلی) خباثت پر ایک خباثت اور بڑھائی اور یہ لوگ کفر کی حالت میں مر گئے۔

انسان کی جیسی کچھ فطرت ہوتی ہے، مختلف لمحات میں عموماً وہی ترقی کرتی ہے، اچھی ہے تو اچھی، بد ہے تو بد۔ اس سے مراد وہ عادات نہیں جو غلط ماحول کی وجہ سے بن جاتی ہیں، کیونکہ حالات کے بدل جانے سے وہ بدل جاتی ہیں بلکہ یہاں اس سے مراد خلقی مزاج اور افتادِ طبع ہے جو خاص حالات میں بالخصوص کروٹ لیتی ہے جیسے یہاں۔

یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا (اس کے ذریعے خدا بہتوں کو گمراہ کرتا ہے) اس میں زاویۂ نگاہ کے نتائج کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ہے۔ ایک شخص صحیح بات سے اتفاق کر کے پھل پاتا ہے، دوسرا اسی بات کا الٹا کر کے نقصان اٹھاتا ہے۔ بس قرآن نے اس کو یُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا فرما کر بیان کیا ہے۔

حق تعالیٰ ضلالت کو پسند نہیں کرتا اس لیے وہ از خود کسی پر اس کو مسلط نہیں کرتا بلکہ گمراہی اور ضلالت کی نشاندہی فرما کر اس سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے اور مزید کرم یہ کیا ہے، سمجھانے کو انبیاء بھیجے ہیں، اس کے باوجود اگر کوئی شخص انہی غلط راہوں پر دوڑنے کو ترجیح دیتا ہے تو پھر وہ جانے، ضلالت اس لیے فرمایا: اس سے صرف فاسق لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔ قرآن کی رو سے لوگوں کی گمراہی کے سامان یوں بنتے ہیں۔

بہانے بازی | يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ (پ۱۰ توبہ ع۵)

جس کی وجہ سے منکر (راہِ حق سے) گمراہ ہوتے رہتے ہیں، ایک سال ایک مہینہ کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور اسی کو دوسرے سال حرام کر لیتے ہیں (اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ) اللہ نے جو (چار مہینے) حرام کیے ہیں (اپنی گنتی سے) اس گنتی کو مطابق کر کے، اللہ کے حرام کیے ہوئے (مہینوں کو حلال کریں۔

ایسی سبیل اور سکیم گھڑ لینی کہ اس کے بعد حکم خداوندی سے پیچھا چھڑانا آسان ہو جائے، بہت بڑی بد دیانتی ہے گویا کہ وہ اپنے سامنے سے حق کا دروازہ خود بند کرتے ہیں۔

اہل اسراف اور اہل شک | جو لوگ اسراف پسند ہیں اور مع باربہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست کا نعرہ لگاتے ہیں اور حق تعالیٰ کی باتوں میں شکوک و شبہات کے گھوڑے دوڑاتے ہیں، وہ بھی گمراہ رہتے ہیں۔

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ (پ۲۴۔ المومن ع۴)

داعی حق کے مخالف | جو لوگ ان بزرگوں کی مخالفت کرتے ہیں جو حق کے داعی کہلاتے ہیں، ضلالت ان کے لیے مقدر ہو جاتی ہے۔

- وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (پ۲۶۔ الاحقاف ع)

جو خدا کی طرف سے منادی کرتے ہیں، جو کوئی ان کی بات نہ مانے گا وہ روئے زمین پر خدا کو عاجز نہیں کر سکے گا۔ اور نہ خدا کے سوا کوئی) اس کے حمایتی ہیں۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں۔

شیطان کے رفیق سفر | جو شیطان، سرکش، خدا کے نافرمانوں کے رفیق سفر ہوتے ہیں وہ گمراہی میں پڑ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرہی رہتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ (پ۱۷۔ الحج ع۱)

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے بوجھے خدا کے بارے میں جھگڑتے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں، جس کی نسبت (خدا کے ہاں سے) یہ (حکم) لکھا جا چکا ہے کہ جو اس کی رفاقت کرے گا، وہ اس کو گمراہ کرے گا۔

جمہور کا اتباع اکثریت عوام کی ہوتی ہے، اور عوام کالانعام ہوتے ہیں۔ ان کی خدمت تو کی جا سکتی ہے لیکن ان سے رہنمائی حاصل نہیں کی جا سکتی، جو لوگ ان کی خواہشات کی حمایت کا دم بھرتے ہیں وہ بھٹک کر ہی رہتے ہیں جیسا کہ آج کل مغربی جمہوریت کے نام پر ہو رہا ہے۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (پ۸۔ الانعام ع۱۴)

(اے پیغمبر!) اکثر لوگ جو دنیا میں ایسے ہیں کہ اگر ان کے کہنے پر چلو تو تم کو راہِ خدا سے بھٹکا کر چھوڑیں۔ دنیا جس قدر خدا سے دورِ جمہوری دور میں ہوئی ہے، پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اصل اور سچے خدا کے مقابلے میں "ارباب متفرقون" نے لے لی ہے۔ صدق اللّٰه ورسولہ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بے انصاف لوگ بے انصاف لوگ ضلالت کی راہ پر چل کر ہی بے انصافی کر سکتے ہیں اس لیے گمراہ ہی رہتے ہیں۔

وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ (پ۱۳۔ ابراهیم ع۴)

اللہ بے انصاف لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔

گمراہ کرنا ایک محاورہ ہے، یعنی ان کے لیے اس غلط روی کے نتائج مرتب فرماتا ہے۔

خواہشِ نفس کا اتباع نفس امارہ کا اتباع ضلالت کا بنیادی عنصر ہے اس لیے اس سے بچیے! ورنہ وہ گمراہ کر دے گا۔

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (پ۲۳۔ ص ع۲)

خواہشِ نفس کا اتباع مت کیجیے! (ورنہ) وہ آپ کو راہِ حق سے بھٹکا دے گا۔

جھوٹا ناشکرا جھوٹے اور ناشکرے بھی راہِ راست سے محروم رہتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (پ۲۳۔ المومن)

جو جھوٹا اور ناشکرا ہو، اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ (المؤمن ع ۴)

خائن خائن بھی ضلالت سے نہیں بچ سکتے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ (پ۱۲۔ یوسف ع۷)

اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو چلنے نہیں دیتا۔

دین کو مشکل سمجھنا دین سے تعلق نہ ہو تو اس کا ہر حکم مشکل محسوس ہوتا ہے جو سراپا ضلالت کی نشانی ہے اس آیت میں ان کی اسی کیفیت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ (پ۸۔ الانعام ع۱۵)

اور وہ جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے، اس کے سینے کو (دین حق کے بارے میں) تنگ اور بھچا ہوا کر دیتا ہے گویا اس کو آسمان میں چڑھنا پڑ رہا ہے۔

یہ بیماری جس قدر مہلک ہے اس قدر عام بھی ہے۔

حق کی راہ مارنا جو حق کی راہ مارتے ہیں یعنی نہ خود چلتے ہیں، نہ کسی کو چلنے دیتے ہیں، وہ بہت ہی دور نکل جاتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا (پ۶۔ النساء)

بے شک جنہوں نے (حق کا) انکار کیا اور راہ خدا سے روکا، وہ بڑی دور بھٹک گئے۔

شرک شرک، تمام ضلالتوں کا ایرالا بار گنا ہے، اس لیے فرمایا۔

وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا (پ۵۔ النساء ع۱۸)

جس نے اللہ کے ساتھ شریک گردانا وہ (بڑی) دور بھٹک گیا۔

برا نمونہ دکھانا برا نمونہ پیش کرنا جسے دوسرا بھی دیکھ کر اختیار کر سکے، ضلالت کی بات ہے۔

وَجَعَلَ لِلّٰہِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ۔ (پ۲۳۔ زمر)

خدا کے شریک بنا چلتا ہے کہ (اپنا برا نمونہ دکھا کر دوسروں کو بھی) خدا کی راہ سے گمراہ کرے۔

ضلالت کی نشان دہی کیے بغیر اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔

مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ ھَدٰھُمْ حَتّٰی یُبَیِّنَ لَھُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ (پ۱۱۔ توبہ ع۱۴)

اللہ کی شان سے بعید ہے کہ ایک قوم کو ہدایت دے کر گمراہ کر دے تاوقتیکہ ان کو وہ چیزیں نہ بتادے جن سے ان کو بچنا چاہیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت

اسی طرح ہدایت بھی خاندانی وراثت نہیں ہے اور نہ جنس بازار ہے کہ کسی سے جاکر کوئی اسے خرید لائے گا، اس کے لیے بھی کچھ آداب، شرائط اور اصول ہیں، چند ایک یہ ہیں۔

رضائے الٰہی کے طلبگار جو خدا کی رضا چاہتے ہیں ان کو ہدایت دیتا ہے۔

یَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ (پ۶ - المائدہ ع۳)

جو لوگ خدا کی رضا کے طلبگار رہیں، اللہ ان کو (سلامتی کے) رستے دکھاتا ہے۔

قرآن ذریعہ ہدایت ہے اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ۔

(پ۲۳ - زمر ع۳)

اللہ نے بہت ہی اچھا کلام (یعنی یہ) کتاب اتاری (جس کی باتیں ایک دوسری سے) ملتی جلتی ہیں (اور) بار بار دہرائی گئی ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس کے سننے سے ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل گرم ہو کر یادِ الٰہی کی طرف راغب ہوتے ہیں یہ (قرآن) ہدایت الٰہی ہے، جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔

یعنی ہدایت کا ذریعہ قرآن ہے۔ مگر یہ ان کے لیے ہے جو رب سے ڈرتے ہیں اور کلام الٰہی سنتے ہی جلالِ الٰہی سے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جس کا دھیان رب کی طرف رہتا ہے جو سدا رب کی طرف رجوع رہتا ہے وہ ہدایت پاتا ہے۔

وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ (پ۱۳ - الرعد ع۴)

اور جو اس کی طرف رجوع ہوتا ہے، وہ اس کو اپنی طرف سے رستہ دکھاتا ہے۔

اس کی نشانی یہ بتائی ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ (ایضاً)

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔

اسلام کے لیے انشراح ہدایت اس کو ملتی ہے جس کا سینہ اسلام کے لیے کھلا ہوتا ہے جو اس کی ضرورت اور اہمیت کا احساس کرتے ہیں۔

فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ (پ۸ - الانعام ع۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

سے بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے لیکن اس سے گمراہ کرتا (بھی) ہے (تو) بدکاروں کو جو پکا کیے

مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

پیچھے خدا کا عہد توڑ دیتے ہیں اور جن (تعلقات) کے جوڑے رکھنے کو خدا نے فرمایا ان کو قطع کرتے ہیں

يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ (آخرکار) نقصان اٹھائیں گے۔

تو جس شخص کو خدا چاہتا ہے کہ اسے راہ راست دکھائے اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے

ایمان و عمل | ایمان اور عمل صالح، حصول ہدایت کے لیے بنیادی شے ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ (پ۱۱۔ یوسف ع۲)

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کا رب ان کو ہدایت دیتا ہے۔

انبیاء کے نقش قدم پر چلنا | اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ (پ۷۔ الانعام ع۱۰)

یہ (اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے راہ راست دکھائی۔ انہی کے طریقے کی (تم بھی) پیروی کرو۔

ؐ الذین (جو لوگ) فاسق اس کو کہتے ہیں جو حد سے نکل جائے، یہاں پر اس کی چند علامات بیان فرمائی ہیں۔

عہد توڑنا | کلمہ پڑھنے کے بعد، کلمہ پہ پورا نہ اترنا بلکہ بڑی بے رحمی سے اس کی دھجیاں بکھیر دینا۔ اللہ کے عہد کو توڑنا ہے۔ گویا کہ، پہلے ہی پرچے میں وہ فیل ہو گیا ہے۔ یہ فاسق کی پہلی نشانی ہے کہ کلمہ شریف اور اس کی زندگی کے مابین قابل ذکر کوئی مناسبت نظر نہ آئے۔ یوم ازل کا عہد اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یا وہ اسلامی معاہدات جو کبھی کیے گئے، ان سب کی خلاف ورزی بھی اسی کے تحت آجاتی ہے۔

قطع علائق | حق تعالیٰ نے جن تعلقات کو جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے، ان کی پروا نہ کرنا۔ وہ تعلقات سیاسی ہوں یا رحمی، معاشرتی ہوں یا دینی، ان کا احترام نہ کرنا، یا کما حقہ ان کو نباہنے میں کوتاہی کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ کے تحت آجاتے ہیں ۔ یعنی فاسق کے یارانے ہی عجیب ہوتے ہیں، جن سے مناسب ہیں ان کی پرواہ نہیں کرتے اور جن سے پرہیز چاہیے، ان میں پیش پیش رہتے ہیں۔ **تخریب** فساد فی الارض، ان کی زندگی کا عنوان اور معیار ہوتا ہے۔ عموماً ان کے کام تخریبی ہوتے ہیں۔ روحانی اعتبار سے بھی اور دنیوی لحاظ سے بھی۔ لوگوں کو ان سے نفع کم نقصان زیادہ پہنچتا ہے۔ فاسق کی یہ تیسری علامت ہے۔ خدا کے معاملے میں غیر محتاط، بندگان خدا کے سلسلے میں حد درجہ مسرف اور دھرتی کے لیے اس کا وجود، زمین پر بوجھ ۔ یہ تین عناصر ہوں تو بنتا ہے فاسق۔

دوسرے مقام پر فرمایا: جو منافق ہیں، اصلی فاسق ہیں۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ۱۰۔ توبہ ع۹)

یہ فساق اتنے غیر ذمہ دار ہیں کہ عصمت مآب خواتین کے سلسلے کی باتوں میں پڑے رہتے ہیں اور ان پر تہمتیں لگاتے رہتے ہیں، پھر اس پر کوئی شہادت پیش نہیں کرتے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ۱۸۔ النور ع۱) یہی لوگ فاسق ہیں۔

جو غیر فطری بدکاری کرتے ہیں وہ فاسق ہیں: اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ (پ۱۷۔ الانبیاء ع۵)

فرعون اور اس کی قوم، فاسق قوم تھی: اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ (پ۱۹۔ النمل ع۱)

خدا فراموش فاسق ہیں:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پ۲۸۔ الحشر ع۳)

ان لوگوں جیسے نہ ہو جنھوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ان کی ایسی مت ماری کہ اپنے آپ کو بھی بھول گئے، یہی لوگ فاسق ہیں۔

جن کو آباؤ اجداد، آل اولاد، بھائی بند، میاں بیوی، کنبہ، مال متاع، کاروبار اور مکانات، اللہ اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ عزیز ہیں، وہ بھی فاسق ہیں (پ۱۰۔ توبہ ع۳)

یہ سب جزئیات ہیں جو انہی تین عناصر سے ماخوذ ہیں جو اوپر کی سطور میں بیان کی گئی ہیں۔

ان کے متعلق قرآن کا اعلان ہے کہ:

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ (پ۱۳۔ الرعد ع۳)

یہی لوگ ہیں جن پر (خدا کی) لعنت ہے اور برا ٹھکانا ہے۔

اگر اس قماش کے لوگ کوئی بات سنائیں تو ان پر اعتبار نہ کیجیے! پہلے چھان پھٹک کر لیجیے پھر کوئی قدم اٹھائیے۔

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا (پ۲۶۔ حجرات ع۱)

اگر کوئی فاسق (بدذات) تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اچھی طرح (اس کی) تحقیق کر لیا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ